دیگر مرثیہ مربع

پوچھے ہے تم سے یارو یہ دل جلا کہو تو
پیاسے گلے پہ خنجر کیونکر چلا کہو تو
حوال ابن حیدر ٹک بر ملا کہو تو
روؤن نہ کیا کرون مین ہر دم بھلا کہو تو

مرضی حق کا راضی ایسا ہوا نہ ہوگا
شبیر سا بشر تو پیدا ہوا نہ ہوگا
کوئی رضا کا تابع ایسا ہوا نہ ہوگا
خنجر تلے سر اسکا ذرہ ہلا کہو تو

بابا کے سر کو اسکے تیغ ستم سے چیرا
کاٹے اب اسکے اعضا جیسے کہ ککڑی کھیرا
بھائی کو اسکے مارا پانی مین دیکے ہیرا
جور فلک کبھو بھی اس سے ٹلا کہو تو

جو گذری اسکے اوپر طاقت نہین بیان کی
انصاف تو کرو ٹک بجلی نے آسمان کی
جا کر کہو اسی کے گھر بھی آفات ناگہان کی
اسطرح گھر کے گھر کو کس کے جلا کہو تو

بھائی بھتیجے بیٹے داماد رفیق سارے
سرتا قدم وہ دل یا جند کی انگارے
آتے ہی بجھ گئے سب گھوڑونسے ہو اتارے
ہو جائے راکھ کا یون ہر اک ڈلا کہو تو

کوئی لڑا ہے رن مین جسطرح یہ لڑے ہین
تاکنبر سے زیادہ ہر سمت سر پڑے ہین
کیا زخم تن پہ اپنے کھائے ہین اور جڑے ہین
اسطرح کھیت کس کا پھولا پھلا کہو تو

وہ شخص رن مین یارو یون بیخبر ہو سوئے
اور حال پر کچھ اپنے اُنکو خبر نہ ہوئے
ہر اک مگس لہو مین آ اسکے منہ ڈبوئے
رومال فاطمہ نے جسکو جھلا کہو تو

چھاتی اپر نبی کی کھا لوٹے جو والا
جب تک جیے محمد ناز و نعم سے پالا
اور گود بیچ اپنی بیٹا کہہ اس کو ڈالا
تن اسکا خاک و خون مین کیونکر رلا کہو تو

گرد ملال اسکے گر بیٹھتی تھی رو پر
ہر دم جگہ تھی جسکو دوش نبی کے اوپر
روح الامین کے لرزا پڑتا تھا مو بمو پر
نوک سنان پہ وہ سر کیونکر چلا کہو تو

کیا چرخ کی جفا کو دنیا مین کوئی کم تھا
ہر ایک فاطمہ کا ان بیچ ہوش و دم تھا
یہ خاندان عالی کب لائق ستم تھا
ایسونکے سر پہ کچھ رنج و بلا کہو تو

ہے کیا ستم جو ہووین مقصود انس و جنکے
سو اب کنار دریا پیاسے ہون گو اُنکے
کل وقف مسلمین ہے کوثر طفیل جنکے
پانی ملے نہ شیرین سے نہ ملا کہو تو

بازو نبی کے تھین ہے جس شخص کے پدر کو
گر تشنہ ذبح یارو اسطرح سے پسر کو

تیغ جفا سے ظالم لیجاتے تھے کاٹ سر کو
رہ جاے تن لہو مین یون تملا کہو تو

یہ ظلم جو ہوا ہے کیا ہو بیان اس کا
دوزخ کی آنچ سے وان نانا بچاوے جسکا
ان ظالمون بغیر از لیا جگر ہو کس کا
آتش دے خیمہ انکا یان دین چلا کہو تو

جب سر برہنہ عابد گری سے رہ گیا تپا
لرزی زمین ازدم اور آسمان کانپا
غیر از ستم کسی نے سر کو نہ اسکے ڈھانپا
ارض و سما مین ڈالا کیا زلزلہ کہو تو

جاتا تھا ماندگی سے ہر گام مین وہ جھک جھک
جس شخص کے کف پا تھی برگ گل سے نازک
وہ دشت اور پیادہ انصاف تو کرو ٹک
کیونکر قدم مین اسکے کانٹا گلا کہو تو

جو شخص مصطفے کی آنکھونکا نور ہووے
آرام سب طرح کا یون اس سے دور ہووے
اور مرتضے کے من کا یار و سرور ہووے
ہو سیکڑون بلا کا وہ مبتلا کہو تو

اہل حرم کو جسدم لیکر چلے وہ مردود
خورشید حشر سے بھی گرمی پڑی تھی افزود
جاتے تھے سر برہنہ دونون جہان کی بہبود
وہ دن انھونکے سر سے کیونکر ٹلا کہو تو

نامحرم انکے جسدم آنکھونکے آگے آتے
چادر نہ تھی کہ جس سے منھ کو لپیٹے جاتے
چہرے سے ملکے ماٹی شکل اپنی سب چھپاتے
یون خاک سے منھ اپنا کن نے ملا کہو تو

بس سودا اب تو آگے سننے کی کب ہے طاقت
آتی ہے سامعون کو جینے سے اب ندامت
اس سے زیادہ مت کہہ اہل حرم کی حالت
سمجھے گا کس زبان سے یہ مجملا کہو تو

مرثیہ مربع

یارو نہ اپنے خویش و فرزند کو روؤ تم
جو دانہ اشک کا ہو بیجا نہ اس کو بوؤ تم
آل نبی کے غم مین نت چشم تر رکھو تم
یہ تخم مغفرت ہے مت رائیگان کرو تم

فرزند کسکا ہوگا فرزند مرتضے سا
ہے اقربا کسی کا احمد کے اقربا سا
کس کن کا قدر و رتبہ ہے بنت مصطفے سا
انصاف سے سخن کا میرے جواب دو تم

غم کھاتے کسو کا ایسونکے غم سے ہوتے
روکے ستم جنھون نے دیکھا جسم کے ہوتے
دلکو الم ہو کسکا اونکے الم سے ہوتے
غمگین کسو کے خاطر انکے سوا نہ ہو تم

اس خاندان مین جو تھا سو مورد جفا تھا
سر تا قدم تمام اسکا اک آہ بے صدا تھا
جو گذری جسکے اوپر وہ تابع رضا تھا
بندے پھر ایسے پیدا ہونگے بھلا کہو تم